سچی خبروں میں ہے خبرِ تازہ

(سرِ راہ کا ایک منظر)

اس سیاہی پہ حُسن کا غازہ
شہرِ خوباں کا ایک دروازہ
موت آئی ''بلیک بیوٹی'' سے
آغا یحییٰ نے بھگتا خمیازہ
کیسے جاگیں فصیل کے قیدی
کون کھولے وہ ''دہلی دروازہ''
میں کراہا فصیل کے باہر
کون سنتا نحیف آوازہ
شہرِ آذر میں شور اتنا ہے
کان پڑتا نہیں ہے آوازہ
ہائے بے چارگی بہاروں کی
لوٹ ڈالا خزاں نے سب غازہ
''سچی خبروں میں ہے خبر تازہ''
کان پڑتا نہیں ہے آوازہ

(۲/اکتوبر ۱۹۷۶ء/گجرات)

پیکر

(ایک ''جدید'' نظم)

ایسا کوئی پیکر بھی ہے؟
جو جنس کے افعی گزیدہ
بے مروت جسم و جاں کے
زن کے رحمِ بے کرم کے گرم ملبوسات میں
لپٹا ہوا یوں
آرزوؤں، خواہشوں کی زرد بستی پر گرے
کہ زرد بستی کی زمیں کو
اپنے خوں کے رنگ و بو سے
''لوبھی'' کر دے ایک دم!
وسوسوں کی وسعتوں میں کھویا جائے تو کہے
میں بھی تو ہوں' میں بھی تو ہوں